بیان عید الفطر 1445

عید الفطر فضائل واحکام

خالق کی بات مخلوق تک

مجلس خطباء اہلسنت پاکستان

تحریر و ترتیب

ڈاکٹر مفتی عابد الرحمن حفظہ اللہ

شعبہ نشر واشاعت: وائیٹل اسلامک ریسرچ سنٹر ہارون آباد

ڈائریکٹر: ڈاکٹر ساجد شاہین

فہرست عنوانات

عربی خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ' بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ!

تمہید

اللہ رب العزت نے بطور مسلمان جہاں ہمارے لیے عبادات کی بجا آوری کی تلقین فرمائی وہیں ان عبادات کو پورے اہتمام کے ساتھ ادا کرنے والوں کے لیے انعامات کا بھی ذکر فرمایا۔ رمضان المبارک میں بندہ اللہ کی خاطر بھوک و پیاس اور قیام اللیل کے ذریعے اس کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کی تگ و دو میں مصروف رہتا ہے جب وہ کماحقہ اس ماہ مبارک کا حق ادا کرتا ہے تو اللہ رب العزت عید الفطر کی صورت میں انعام سے نوازتا ہے۔

خوشی کا اظہار عید الفطر

ایک مہینہ کی بھوک وپیاس ، ریاضتوں اور لذات نفس کی مشقتیں برداشت کرنے کے بعد کھانے پینے کی پہر سے رخصت ملنے پر جو طبعی خوشی ہوتی ہے ، اسی طرح دن کا روزہ، رات کی تراویح، بشکل زکات وصدقات غرباء ومساکین کی ہمدردی و غمخواری کی خدا تعالی کی جانب سے توفیق ارزانی پر جو عقلی خوشی مسلمانوں کو حاصل ہوتی ہے، شرعی دائرے میں رہتے ہوئے اسی خوشی کے اظہار کا نام "عید الفطر " ہے

فلسفہ عید الفطر

جب بندہ تیس دن تک لگاتار روزے رکھتا ہے،روزے کے مطلوبہ تقاضے پورے کرتا ہے، قیام اللیل کے ذریعہ تقرب الہی کے ذرائع تلاش کرتا ہے، خدمت خلق کے ذریعہ اپنے خالق ومالک کو راضی کرلیتا ہے اور اسی کی عبادت و فرماں برداری میں سارا وقت صرف کرتا ہے تو حق تعالیٰ اس پیہم محنت و جدوجہد کے بعد اپنی اطاعت شعاری کا ظاہری بدلہ عید الفطر کی شکل میں عنایت

فرماتے ہیں۔ مسلمان قوم چوں کہ اپنی مستقل تہذیب وشناخت رکھتی ہے اوراپنے عقائد و نظریات کے لحاظ سے دنیا کی تمام اقوام سے منفرد و ممتاز ہے؛اس لیے اس کا عید منانے کا انداز بھی سب سے نرالا ہے۔ دیگر اقوام کی عید، محافل ناؤنوش ورقص و سرود بپا کرنے، دنیا کی رنگینیوں اور رعنائیوں میں کھو جانے اور شور وغل کے ذریعہ خلق خدا کو تنگ کرنے سے عبارت ہے۔ اس کے برعکس اسلام میں روح کی لطافت، بدن ولباس کی طہارت اور مجموعی شخصیت کی نفاست کے ساتھ انتہائی عجز و انکسار اور خشوع و خضوع کے ساتھ تمام مسلمانوں کا اسلامی اتحاد و اخوت کے جذبے سے سرشار ہو کر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سجدۂ بندگی اور نذرانہء شکر بجالانے کا نام عید ہے۔

عید الفطر کا مقصد ووظیفہ

پیغام عید کے حوالے سے مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے فکر انگیز خطاب کا یہ اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

"اللہ جل شانہ نے مقصد صیام یعنی تقوی کو بیان کرنے کے بعد سورہ بقرہ کی آیت نمبر:186 میں عید کا بھی ذکر کر دیا، صراحتاً عید کا نام تو نہیں لیا، لیکن عید کا مقصد اور عید کا وظیفہ، عید میں کرنے کے کام، سب کو واضح کر دیا، کہ جب اللہ تعالیٰ رمضان میں روزہ کا موقع دے، رمضان آئے اور خیریت کے ساتھ، توفیق الٰہی کے ساتھ، دن کے روزوں کے ساتھ رات کی عبادتوں کے ساتھ گزر جائے۔ تو اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اللہ نے ہدایت دی، ایمان واسلام کی دولت سے نوازا، اور پھر توفیق دی۔ غور کریں! اگر ان میں سے ایک چیز بھی نہ ہوتی تو کہاں کا رمضان اور کہاں کا روزہ؟ دنیا میں پچاسوں مذاہب ہیں، سینکڑوں قومیں ہیں، وہ اتنا جانتی ہیں کہ رمضان کا مہینہ مسلمانوں میں آتا ہے، جیسے ہمارے یہاں مہینہ آتا ہے۔ انہیں پتہ بھی نہیں چلتا کہ کب رمضان آیا اور کب ختم ہو گیا؟ اوران کے مہینوں اور رمضان میں کیا فرق ہے؟

تو پہلی چیز تو یہ ہے کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دی، ہم کو اسلام کی دولت سے نوازا، ہمیں صحت وتندرستی دی، اور پھر اس کے بعد سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ توفیق دی۔ غور کیا جائے تو جملہ اعمال صالحہ کا انحصار توفیق پر ہے، ساری چیزیں جمع ہیں؛ مگر توفیق نہیں تو کچھ نہیں، یعنی روزہ رکھنے کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت ہے، جوانی اور بلوغ چاہئے، وہ بھی موجود ہے، صحت چاہئے وہ بھی موجود ہے، اور روزے کے مسئلے معلوم ہونے چاہئیں، وہ بھی معلوم ہیں، حکومت روکتی، قانون روکتا یا ڈاکٹر ہی نے کہا ہوتا کہ تمہارے لئے روزہ رکھنا نامناسب ہے، نقصان دہ ہے، ایسی رکاوٹ بھی نہیں ہے، اس کے باوجود ایک تعداد ایسی ہے جس کا روزہ نہیں ہو رہا ہے، وجہ کیا ہے؟ توفیق ایزدی نہیں ہے۔

الغرض ہمیں اللہ تعالی کی بڑائی بیان کرنی ہے اور اس کا شکر بجالانا ہے کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے بلاکسی استحقاق کے ہمیں اس نعمت سے سرفراز فرمایااور ہم نے فریضۂ صیام کی تکمیل کرلی۔

عید کی خوشیوں کے اصل حق دار کون؟

دنیا کی نظروں میں عید کی مبارک باد کا حق دار ہر وہ شخص ہے جو نیا جوڑا زیب تن کرے، اچھی خوشبو لگائے، بہترین جوتا پہنے اور نماز عید کی ادائیگی کے لیے عید گاہ کا رخ کرے؛ مگر کیا واقعی صرف اتنا کرلینے سے عید کی حقیقی برکتیں مل جائیں گی؟

نہیں! ہرگز نہیں؛ بل کہ عید کی مبارک باد کے حقیقی مستحق وہ ہیں جنھوں نے مکمل ماہ اس طرح روزے رکھے جس طرح روزہ رکھنے کا حق تھا، قرآنِ مجید کی ہدایت سے اس طرح فائدہ اُٹھایا جس طرح فائدہ اٹھانا مقصود تھا، قیام اللیل کی ویسی فکر کی جیسی فکر مطلوب تھی اور تزکیۂ نفس و تطہیر قلب کے ذریعہ خود کو ایسے آراستہ کیا جیسے آراستہ ہونے کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ کسی دانشور نے اس کی بہت خوب مثال دی اور نہایت عمدہ پیرائے میں یوں رقم کیا :

اگر کسی شخص نے رمضان کے زمانے میں روزے کی اس کیفیت (تقوی اللہ) کو اپنے اندر جذب کیا ہے تو وہ حقیقت میں مبارک باد کا مستحق ہے، اور اس سے زیادہ مبارک باد کا مستحق وہ شخص ہے جو مہینے بھر کی اس تربیت کے بعد عید کی پہلی ساعت ہی میں اسے اپنے اندر سے اُگل کر پھینک نہ دے بلکہ باقی 11 مہینے اس کے اثرات سے فائدہ اُٹھاتا رہے۔

آپ غور کیجیے! اگر ایک شخص اچھی سے اچھی غذا کھائے جو انسان کے لیے نہایت قوت بخش ہو، مگر کھانے سے فارغ ہوتے ہی حلق میں انگلی ڈال کر اس کو فوراً اُگل دے تو اس غذا کا کوئی فائدہ اُسے حاصل نہ ہوگا، کیونکہ اُس نے ہضم ہونے اور خون بنانے کا اسے کوئی موقع ہی نہ دیا۔ اس کے برعکس اگر ایک شخص غذا کھا کر اُسے ہضم کرے اور اُس سے خون بن کر اُس کے جسم میں دوڑے، تو یہ کھانے کا اصل فائدہ ہے جو اُس نے حاصل کیا۔ کم درجے کی مقوی غذا کھا کر اُسے جزوِبدن بنانا اس سے بہتر ہے کہ بہترین غذا کھانے کے بعد استفراغ (قے) کر دیا جائے۔ ایسا ہی معاملہ رمضان کے روزوں کا بھی ہے۔ ان کا حقیقی فائدہ آپ اسی طرح اُٹھا سکتے ہیں کہ ایک مہینے تک جو اخلاقی تربیت اِن روزوں نے آپ کو دی ہے، عید کے بعد آپ اس کو نکال کر اپنے اندر سے پھینک نہ دیں، بلکہ باقی 11 مہینے اس کے اثرات کو اپنی زندگی میں کام کرنے کا موقع دیں۔

عید الفطر کے فضائل

یوم الجوائز

عید الفطر کا دن انعام کا دن ہے، جس طرح عید الفطر کی رات کو "لیلۃ الجائزہ" کہا جاتا ہے اِسی طرح عید الفطر کے دن کو حدیث میں "یوم الجوائز" "انعامات ملنے والا دن" کہا جاتا ہے، کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ پورے مہینے کا انعام دے رہے ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مَروی ہے: کہ عید الفطر کا دن "یوم الجَوَائِز" یعنی انعام ملنے والا دن ہے۔ **(کنز العمال:24540)**

مسلمانوں کے اظہارِ خوشی کا تہوار

عید الفطر مسلمانوں کا مذہبی تہوار اور مسرت کا دن ہے: نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: بے شک ہر قوم کے لئے عید کا دن ہوتا ہے اور یہ ہمارا عید کا دن ہے۔(بخاری:952)

اللہ کی رضا و مغفرت اور دعاء کی قبولیت کا دن

اللہ کی رضا و مغفرت اور دعاء کی قبولیت کا دن ہے: عید الفطر کا دن اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضاء و خوشنودی، مغفرت و بخشش اور بندوں کی دُعاؤں کی قبولیت کا دن ہے۔احادیثِ طیّبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عید الفطر کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بے حساب نوازتے اور اُن پر عنایات کی بارش کرتے ہیں، چنانچہ درج ذیل ایک طَویل حدیث میں اِس کی تفصیل منقول ہے، ملاحظہ فرمائیں:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں، وہ زمین میں اُتر کر تمام گلیوں، راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے جس کو جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے، پکارتے ہیں کہ اے محمد (ﷺ) کی امّت !اس کریم رب کی (درگاہ) کی طرف چلو جو بہت زیادہ عطاء فرمانے والا ہے اور بڑے بڑے قصور کو معاف فرمانے والا ہے، پھر جب لوگ عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں: کیا بدلہ ہے اُس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو، وہ عرض کرتے ہیں: ہمارے معبود اور ہمارے مالک! اُس کا بدلہ یہی ہے کہ اُس کی مزدوری پوری پوری دیدی جائے، تو اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں: اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں میں نے اُن کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطاء کردی۔

پھر بندوں سے خطاب کرتے ہوئے اِرشاد ہوتا ہے: اے میرے بندو! مجھ سے مانگو، میری عزّت کی قسم، میرے جلال کی قسم! آج کے دن اپنے اس اجتماع میں اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کروگے وہ میں عطاء کروں گا اور جو اپنی دنیا کے بارے میں سوال کروگے اُس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا، میری عزت کی قسم! جب تک تم میرا خیال رکھوگے میں تمہاری لغزشوں پر ستاری کرتا رہوں گا (اور ان کو چھپاتا رہوں گا) میری عزّت کی قسم! اور میرے جلال کی قسم! میں تمہیں مجرموں (اور کافروں) کے سامنے رسوا اور ذلیل نہ کروں گا، بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، تم نے مجھے راضی کردیا اور میں تم سے راضی ہوگیا۔

پس فرشتے اس اجر و ثواب کو دیکھ کر جو امّت کو افطار کے دن (رمضان کے ختم ہونے کے دن) ملتا ہے، خوشیاں مناتے ہیں اور خوش ہوجاتے ہیں۔**(شعب الایمان:3421)**

حضرت سعید بن اوس انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عید الفطر کا دن آتا ہے تو فرشتے راستوں کے کناروں پر کھڑے ہو کر پکارتے ہیں: اے گروہِ مسلمین! کرم والے رب کی بارگاہ کی طرف چلو! وہی تمہیں نیکی کی توفیق عطا فرما کر احسان فرماتا ہے۔ پھر اس نیکی پر بہت بڑا ثواب عطا فرماتا ہے۔ تمہیں راتوں کو قیام کا حکم دیا گیا تو تم نے قیام کیا، دن کے روزے رکھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے روزے بھی رکھے، اور تم نے اپنے پروردگار کی اطاعت و فرمانبرداری کی۔ اب جزائیں سمیٹ لو۔ پھر جب لوگ نماز پڑھتے ہیں تو ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے: سن لو! تمہارے رب نے تمہیں بخش دیا ہے، خیرات و برکات سمیٹتے ہوئے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ کیونکہ یہ انعام و اکرام کا دن ہے۔ آسمانوں میں اس دن کا نام یوم الجائزہ (انعام کا دن) ہے۔

عید الفطر کے مسنون اعمال

(1) شریعت کے موافق اپنی آرائش کرنا۔

(2) غسل کرنا۔

(3) مسواک کرنا۔

(4) عمدہ سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا۔

(5) خوشبو لگانا۔

(6) صبح کو بہت سویرے اٹھنا۔

(7) عید گاہ جلد جانے کی فکر کرنا۔

(8) عید گاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز مثل چھوہارے وغیرہ کھانا۔

(9) عید گاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا۔

(10) عید کی نماز عید گاہ میں جا کر پڑھنا۔

(11) جس راستے سے جائے اس کے سوا دوسرے راستے سے واپس آنا۔

(12) پیدل جانا۔

(13) راستے میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا۔

عید کا پیغام

رنگ و نسل کی تفریق و امتیاز کے بغیر پوری امت مسلمہ کے مابین اتحاد و اتفاق کا عالمگیر پیغام، غرباء و مساکین کے ساتھ ہمدردی و غمگساری کا مظہر انہیں شریک مسرت کرنے کا عملی مظاہرہ، پر مسرت موقع پر اعتدال و توازن کی انوکھی مثال، اسلامی، روایات، اقدار، تہذیب و شائستگی کا خوبصورت جشن، مہینہ بھر کی جسمانی ریاضتوں پہ خدا تعالی سے انعامات لینے، گناہوں کی بخشش کروانے کا حسین دن، اپنے اعمال کا جائزہ لینے، گناہوں، خدا کی نافرمانیوں سے پاک ایک نئی روحانی زندگی گزارنے کے لئے خدا تعالی سے تجدید عہد کا دن ہے۔ اخوت، بھائی چارگی، تحمل مزاجی، مساوات انسانی، سماجی ہم آہنگی، بھوکوں، مظلوموں اور بدحالوں کی داد رسی اور ان کے دکھ درد

میں تڑپ اٹھنے کا جذبہ پیدا کرنے کا دن ہے، خدا ہمیں عید کی حقیقی خوشیوں، مسرتوں اور پیغام سے مالامال فرمائے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گناہوں کا استحضار کرتے ہوئے اپنے گناہوں سے معافی مانگیں عزیز و اقرباء جو روٹھے ہیں انہیں منائیں جس کے ساتھ ظلم و زیادتی کی ہے اس سے معافی مانگیں اور رمضان کے بعد ایک نئی پر عزم اور پر امید زندگی کا آغاز کیجئے۔ اللہ تعالی ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

وَآخِرُ دَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔